فقہ جعفریہ کے فاضل علامہ مقداد کی تفسیر کنز العرفان فی فقہ القرآن کا ایک تحقیقی جائزہ

A Research ReviewInterpretation of the Great Allama Muqdad of Jafaria jurisprudence

*ڈاکٹر صاحبزادہ باز محمد

**داد محمد

Abstract:

The gist of this article is that it has been reviewed by Imam Fazil Miqdad bin Abdullah Suyuri, a trusted scholar of Shia sect and Jafaria jurisprudence, and his commentary on Kanz al-Irfan. The stages of his birth, education, his teachers and students are mentioned, and the place of his death and the date of his death are also determined after a brief commentary on the writings of Fazil Miqdad Suyuri.

After this, the style and features of Tafsir-e-Kanz-ul-Irfan in Fiqh-ul-Quran compiled by Fazil Miqdad suyuri have been reviewed. Maktab al-Murtadhawiyyah from Tehran 1384 with the research of Respected Professor Murtaza Madrasi has been printed in high quality and beautiful printing. Thirdly, this commentary is written in the style of jurisprudential chapters. Fifthly, there are two cases at the beginning of this book. Sixthly, a total of seventeen (17) topics have been discussed in this commentary. Where the jurisprudential ruling differs from the recitation, the superlatives also mention all the recitations. The tenth characteristic is that the commentator, being a Shia, explains the rules in the light of the teachings of the Shia sect. Believe and deduce the rulings from it.

.

تمہید:

اللہ تعالیٰ نے اپنی اس کتاب بر حق کی حفاظت کی ذمہ داری خود اپنی ذمہ لی ہے جیسا کہ قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

"اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَه لَحٰفِظُوْن" ١

"ہم نے ہی اس قرآن کو نازل فرمایا اور ہم ہی اس کے محافظ ہے"

جبکہ قرآن پاک کے علاوہ باقی تمام کتابوں کی ذمہ داری اللہ تعالیٰ نے انسانوں کے ذمہ لگائی تھی جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

"اِنَّآاَنْزَلْنَاالتَّوْراة فِيْهَا هُدًى وَّنُوْرٌيَحْكُمُ بِهَاالنَّبِيُّوْنَ الَّذِيْنَ اَسْلَمُوْالِلَّذِيْنَ هَادُوْا وَالرَّبّٰنِيُّوْنَ

وَالْاَحْبَارُ بِمَا اسْتُحْفِظُوْامِنْ كِتٰبِ اللّٰهِ"٢

*سابقہ چیئرمین، شعبہ علومِ اسلامیہ، یونیورسٹی آف بلوچستان، کوئٹہ

**پی ایچ ڈی سکالر، شعبہ علومِ اسلامیہ، یونیورسٹی آف بلوچستان، کوئٹہ

"ہم نے توراۃ نازل کی جس میں ہدایت اور روشنی تھی۔ سارے نبی، جو مسلم تھے۔ اسی کے مطابق ان یہودی بن جانے والوں کے معاملات کا فیصلہ کرتے تھے، اور اسی طرح ربانی اور احبار بھی (اسی پر فیصلہ کا دار و مدار رکھتے تھے) کیونکہ انہیں کتاب اللہ کی حفاظت کا ذمہ دار بنایا گیا تھا"

یہی وجہ ہے کہ دنیامیں تمام مسلمانوں کا بنیادی عقیدہ ہے کہ قرآن پاک میں آج تک کوئی کمی بیشی نہیں ہوئی ہے بلکہ مسلمانوں کے ساتھ غیر مسلم بھی یہی کہتے ہیں کہ یہ دنیا کی واحد تغیرات سے محفوظ کتاب الٰہی ہے، بالفاظ دیگر کتاب اللہ کی حفاظت اللہ کی ذمہ داری اور پہلے کتابیں جو اللہ تعالیٰ نے نازل فرمائی ہیں ان کی حفاظت کی ذمہ داری اللہ تعالیٰ نے اس وقت کے لوگوں کو دی تھی جن کی رُشد وہدایت کے لئے یہ کتاب نازل ہوئی تھی، دوسری بات یہ کہ قرآن کریم میں اللہ نے بندوں کی ذمہ ایک کام یہ لگایاہے کہ وہ ان کتاب کو سمجھ کر دوسروں کو بھی سکھائیں اور سمجھائیں جیسا کہ سورت التوبہ میں ارشاد گرامی ہے:

"فَلَوْلَا نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ طَآئِفَة لِّيَتَفَقَّهُوْا فِي الدِّيْنِ وَ لِيُنْذِرُوْاقَوْمَهُمْ اِذَا رَجَعُوْٓا اِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُوْن"٣

"مگر ایسا کیوں نہ ہوا کہ ان کی آبادی کے ہر حصہ میں سے نکل کر آتے اور دین کی سمجھ پیدا کرتے اور واپس جا کر اپنے علاقے کے باشندوں کو خبردار کرتے تاکہ وہ (غیر مسلمانہ روش سے) پرہیز کرتے"

یہی وجہ ہے کہ ہر وقت کے علماء کرام نے اسی حکم الٰہی کو مد نظر رکھتے ہوئے قرآن کریم کو سمجھنے اور سمجھانے کے لئے شب وروز تھک وڈو کیا اور اپنے سمجھ کے مطابق مختلف قسم کی تفاسیر لکھے اور یقینی بات بھی یہی ہے کہ اس پُر فتن دور میں امت مسلمہ کی اصلاح و فلاح کا واحد ذریعہ یہی ہے کہ قرآن پاک سے رشد وہدایت کا درس اخذ کیا جائے اور ایک مسلمان قرآن پاک کی تشریحات سے ہی رُشد وہدایت حاصل کر سکتاہے، قرآن پاک کی تشریحات کو اسلامی اصطلاح میں تفسیر کہا جاتاہے۔ قرآن پاک کی تفسیر سے ایک انسان اچھی طرح مستفید ہو سکتاہے، تفسیر فہم القرآن کا ایک آسان ذریعہ ہے، عہد رسالت میں قرآن پاک کا مفسر اول حضرت محمدؐ تھے جس طرح صحابہ کرامؓ کو تفسیر نبوی کی ضرورت تھی اس پُر فتن دور میں آج کل کے مسلمانوں کو بھی تفسیر کی اشد ضرورت ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ صحابہ کرامؓ سب عرب تھے یا عربی زبان جانتے تھے اس کے باوجود ان کو تفسیر نبویؐ کی ضرورت پڑتی تھی صحابہ کرامؓ کی نسبت آج کل کے مسلمانوں کو تفسیر کی اس سے زیادہ ضرورت ہے۔

بہت سے علماء ہیں جنہوں نے قرآن پاک کے ایک خاص موضوع پر دن رات ایک کر کے اس کے متفرقات کو یکجا کر دیا اور اس کو درس وتدریس اور بحث کا خصوصی موضوع ٹھہرایا ان علماء اور مفسرین میں ایک معروف نام فاضل مقداد بن عبد اللہ سیوری کا بھی ہے جنہوں نے عربی زبان میں مختصر مگر جامع فقہی تفسیر "کنز العرفان فی فقہ القرآن" تالیف فرمائی، ہمارے اس آرٹیکل کا موضوع علامہ فاضل مقداد بن عبد اللہ سیوری اور اس کا جمع کردہ تفسیر کنز العرفان ہے، پہلے پہل علامہ مقداد کی سوانح حیات کا مختصر سا جائزہ لیا جائیگا اور پھر تفسیر کنز العرفان اور اس کی خصوصیات کو کو زیر بحث لایا جائیگا۔

سوانح مقداد عبداللہ سیوری کا مختصر جائزہ:

آپ کا نام مقداد بن عبداللہ بن محمد بن حسین بن محمد حلی سیوری ہے آپ کا تعلق بنی اسد قبیلہ سے تھا، لقب فاضل مقداد اور فاضل سیوری ہے، علامہ فاضل مقداد کی ولادت باسعادت "سیور" میں ہوئی، "سیور" حلہ شہر کے ایک گاؤں کا نام ہے اسی لیے آپ "سیوری" سے مشہور ہیں، اصل میں فاضل مقداد کا خاندان عراق کے مشہور شہر نجف سے تعلق رکھتے تھے۔۴

مقداد فاضل ۸۰ برس کے عمر میں اس دنیا فانی سے ۸۲۶ھ میں وفات پاکر عراق کے مشہور شہر نجف میں مدفون ہوئے، آپ شیعہ مسلک اثنا عشری سے تعلق رکھتے تھے اور فقہی اعتبار سے آپ کا شمار فقہ جعفریہ کے متاخرین بڑے فقہاء میں ہوتا ہے، آپ بیک وقت نہ صرف فقہ تھے بلکہ تمام علوم کے جامع تھے چنانچہ محمد باقر البہبودی مقدمہ کنز العرفان میں لکھتے ہیں کہ:

"كان من أجلّاء الأصحاب، وعظماء مشايخ الرّجال جامعا بين المعقول والمنقول، عالما فاضلا متكلّما محقّقا مدقّقا من أعاظم الفقهاء قد أثنى عليه كلّ من عنونه بالثناء الجميل، والذّكر النبيل"۵

"آپ بڑے لوگوں میں تھے اور عظیم مشائخ میں شمار ہوتے تھے، آپ منقول اور معقول کے جامع تھے ایسے عالم تھے کہ بیک وقت متکلم بھی تھے اور محقق، مدقق اور عظیم فقہاء میں آپ کا شمار ہوتا تھا جس نے بھی آپ کے بارے میں کچھ کہا انہوں نے آپ کی نیک نامی کا تذکرہ فرمایا"

آپ نے دینی علوم اپنے ہی علاقہ "حلہ" اور "بغداد" میں حاصل کئے مزید اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے لیے آپ نے نجف اشرف کا رخ کیا اور وہاں پر دینی علوم، فقہ، اصول فقہ، معانی، بیان، بدیع اور قرآن وحدیث کے ساتھ ساتھ علم کلام اور منطق میں مہارت حاصل کیا، آپ کے اساتذہ کرام تو بہت ہیں مگر ان میں مشہور اور قابلِ ذکر مرجع خلائق اساتذہ مندرجہ ذیل تین ہیں:

۱۔ ابو عبداللہ محمد بن الشیخ جمال الدین مکی۔

۲۔ سید ضیاء الدین عبداللہ الاعرجی۔

۳۔ سید عمید الدین۔

چونکہ فاضل مقداد بڑے علماء اور مفسرین میں سے تھے یہی وجہ ہے کہ آپ کے شاگرد بھی بہت سارے ہیں مگر مشہور شاگردوں میں حسن بن راشد حلی، ابن قطان، شیخ علی بن علی بن حسن بن علالہ، سیف الدین شغرابی، ظہیر الدین بن الحسام، جمال الدین احمد بن محمد حلی، شیخ شمس الدین محمد بن شجاع، شیخ شمس الدین محمد بن شجاع، رضی الدین عبد الملک بن شمس الدین، ابوالحسن علی بن ہلال الجزائری شامل ہیں۔۶

فاضل مقداد صاحبِ تصانیف عالم ہے آپ نے اپنی مختصر زندگی میں ایک بہت بڑا علمی ذخیرہ ورثہ میں چھوڑا آپ کی کتابیں تحقیق اور تدقیق کا گنجینہ ہے اور فقہ جعفریہ کے علماء آج بھی آپ کے محققانہ انداز تصنیف پر فخر کرتے ہیں:

"كان رحمه الله فاضلا محقّقا مدقّقا أديبا، ذا رأى بديع، وذوق لطيف فأتقن تآليفه وكتبه أحسن إتقان،ورتّبها على أجمل ترتيب وأقوم برهان،أودع فيهامن لطائف التّحقيقات، وبدائع الفوائد،مايروق النّاظر،ويفيد الطّالب،ويهديه إلى بغيته المطلوبة"۷

"آپ فاضل، محقق، مدقق، ادیب، انوکارائے رکھنے والا اور باذوق آدمی ہے یہی وجہ ہے کہ آپ کی تالیفات اور کتابیں یقین سے بھرپور ہیں اور آپ نے جو کتابیں لکھی اس کی بہترین ترتیب اور دلائل سے بھرپور ہیں ان کتابوں میں آپ نے باریک تحقیقات اور غریب فائدے جمع کئے ہیں جو دیکھنے والے کے دل کو بھاتا ہے اور طالب علم کو فائدہ پہنچاتا ہے اور اسے اپنی گمشدہ پونجی کی طرف راہ دیکھاتا ہے"۸

معجم المولفین میں خطیب نے آپ کے کتابوں کی تعداد ۱۷ لکھی ہے مگر ان میں زیادہ مشہور مندرج ذیل ہیں:

۱۔ کنزالعرفان فی فقہ القرآن

۲۔ ارشاد الطالبین

۳۔ اللوامع الالھیۃ

۴۔ الانوار الجلالیہ

۵۔ تجوید البراعتہ

۶۔ النافع یوم الحشر

۷۔ الفتاویٰ المتفرقہ

۸۔ المسائل المقدادیۃ

التنقیح الرائع کے علاوہ اور بھی بہت ساری غیر مطبوعہ کتابیں مشہور کتب خانوں میں موجود ہیں۔۹

فاضل مقداد نے اپنی حیات کے آخر میں عراق کے مشہور شہر نجف میں ایک مدرسے کی بنیاد رکھی، آج کل اس مدرسے کا شمار نجف کے مشہور اور قدیمی مدارس میں ہوتا ہے یہ مدرسہ آج کل مدرسہ سلیمیہ کے نام سے مشہور ہے اس کی وجہ شہرت مورخین نے یہ لکھا ہے کہ ۱۲۵۰ھ میں سلیم خان شیرازی نے اس مدرسے کو نئے سرے سے تعمیر کیا۔۱۰

کنزالعرفان فی فقہ القرآن کا تعارف:

کنزالعرفان فی فقہ القرآن فاضل مقداد کی فقہی تفسیر ہے جو کہ دو جلدوں میں عربی زبان میں لکھی گئی ہے اس کی خصوصیات مندرج ذیل ہیں:

۱۔ تفسیر کنزالعرفان اہل تشیع کی معتمد ترین فقہی تفاسیر میں شمار ہوتی ہے۔

ہمارے تحقیق میں جو نسخہِ تفسیر ہے وہ دو جلدوں پر مشتمل مکتبہ المرتضویہ تہران سے ۱۳۸۴ محترم الاستاذ مرتضی مدرسی کے تحقیق کے ساتھ اعلی دیدہ زیب طباعت سے چھپا ہوا ہے۔

۲۔ یہ تفسیر فقہی کتابوں اور ابواب کے اسلوب پر لکھی گئی ہے۔

۳۔ احکام کی استنباط پر جو تفاسیر لکھی گئی ہیں مثلا: احکام القرآن از احمد بن علی الجصاص، احکام القرآن از ابن العربی وغیرہ کی روش اور طریقہ یعنی قرآنی سورتوں کی ترتیب سے جو تفاسیر لکھی گئی ہیں یہ تفسیر ان کے انداز و اسلوب کے بجائے فقہی ابواب اور موضوع بندی سے لکھی گئی ہے۔

۴۔ اس کتاب کے ابتداء میں دو مقدمے ہیں ان میں سے ایک مقدمہ فاضل مقداد کی اپنی لکھی ہوئی ہے جو کہ کچھ اصول مباحث پر مشتمل ہے اور دوسرا مقدمہ محمد باقر نے فاضل مقداد اور کنز العرفان کی خصوصیات اور منہج اسلوب پر لکھا ہے۔

۵۔ اس تفسیر میں کل سترہ (۱۷) موضوعات کو زیر بحث لائے گئے ہیں، ان سترہ موضوعات میں سے سات موضوعات پہلے جلد میں قلم بند کئے گئے ہیں اور باقی دس موضوعات کو دوسرے جلد میں قلم بند کئے گئے ہیں اور ہر موضوع کو کتاب کا نام دیا گیا ہے مثلا: پہلے جلد میں کتاب الطہارۃ، کتاب الصلاۃ، کتاب الصوم، کتاب الزکات، کتاب الخمس، کتاب الحج، کتاب الجہاد اور دوسرے جلد میں کتاب المکاسب، کتاب البیع، کتاب الدین وتوابع، کتاب فیہ جملۃ من العقود، کتاب النکاح، کتاب المطاعم والمشارب، کتاب المواریث، کتاب الحدود، کتاب الجنایات، کتاب القضاء والشہادات، اس طرح اس تفسیر کا پہلا موضوع "الطہارۃ" ہے اور آخری موضوع "القضاء والشہادات" ہے۔

۶۔ چونکہ یہ تفسیر احکام پر مشتمل ہے لہٰذا الطہارۃ سے متعلق قرآن پاک میں جتنی آیات آئی ہیں ان سب کو یکجاء کر دیا گیا ہے اور پھر ہر آیت سے فقہی احکام مستنبط کئے گئے ہیں۔

۷۔ اکثر علماء کے نزدیک مشہور آیات احکام کی تعداد پانچ سو کے قریب ہیں لیکن مقداد عبد اللہ سیوری نے تکراری آیات احکام کو حذف کیا ہے اس کی وجہ مفسر یہ بتا رہا ہے کہ اس سے میرا مقصد آیات احکام سے متعلق تحقیق تھی نہ کہ آیات احکام کی تعداد کو بڑھانا۔

۸۔ کنز العرفان میں جہاں فقہی حکم اختلاف قرآءت پر مشتمل ہوتا ہے وہاں فاضل مقداد ان تمام قراءتوں کا بھی تذکرہ کرتے ہیں جیسا کہ سورت المائدہ میں پاؤں کو دھونے اور مسح کے متعلق قرآءت کا تذکرہ یوں کرتے ہیں:

"{وَأَرْجُلَكُمْ إِلَى الْكَعْبَيْنِ} قرأ نافع وابن عامر والكسائي وحفص بالنّصب عطفا على محلّ برؤوسكم، إذا الجارّ و المجرور محلّه النّصب على المفعوليّة كقولهم: مررت بزيد و عمروا و قرئ: «تنبت بالدّهن وصبغا للآكلين" ١١

"اللہ تعالٰی کا قول: {وَأَرْجُلَكُمْ إِلَى الْكَعْبَيْنِ} کو نافع، ابن عامر، الکسائی اور حفص نے نصب کے ساتھ پڑھا ہے

بروسکم کے محل پر عطف کرتے ہوئے کیونکہ جار مجرور کا جو محل ہے مفعولیت کی بنا پر وہ نصب ہے جیسا کہ نحاۃ کہتے ہیں کہ: مررت بزید وعمروا، اور قرآن کی آیت: تنبت بالدّھن وصبغاللآ کلین"

ا۔ مفسر نے ہر موضوع کے عنوان کی لغوی اور اصطلاحی تعریف بیان کی ہے مفسر نے لغات کی تشریح کے لیے مشہور اہل لغت سے بھی استفادہ کیا ہے، مثلا: زمخشری، جوہری وغیرہ اور اگر کئی اہل لغت میں کسی لفظ میں اختلاف پایا جاتا ہو تو ان کے درمیان تصفیہ اور فیصلہ کراتا ہے جیسا کہ ایک مقام پر لفظ "اثاث" کی لغوی تحقیق میں لکھتے ہیں کہ:

"والأثاث "قال الجوهريّ:هو متاع البيت قال الفرّاء لا واحد له وقال أبو زيد الأثاث المال أجمع الواحدة أثاثة والأوّل أصحّ ويشهد بذلك العرف"١٢

"الاثاث" جوہری نے فرمایا کہ اس سے مراد گھر کا سامان ہے، فراء فرماتے ہیں کہ اس کا واحد نہیں ہے جبکہ ابو زید فرماتے ہیں کہ اس کا واحد "اثاثۃ" ہے پہلا قول صحیح ہے اس کا گواہ عرف ہے"

مفسر کا مسلک شیعہ ہونے کی وجہ سے وہ احکام کی وضاحت شیعہ مسلک کی تعلیمات کی روشنی میں کرتے ہیں مگر اس کے ساتھ ساتھ اہل سنت کے مشہور چار فقہی مذاہب کا بھی تذکرہ کرتے ہیں جیسا کہ حیض کے حوالے سے اس سے متعلقہ آیت کریمہ میں لکھتے ہیں:

"اختلف في مدّة زمان الاعتزال وغايتها فقال الشافعيّ حتّى تغتسل ويحتجّ بأنّه جمع بين القرائتين ولقوله {فَإِذَا تَطَهَّرْنَ فَأْتُوهُنَّ} فعنده لا يجوز وطيها حتّى تطهر وتتطهّر. وقال أبو حنيفة بالجمع بين القرائتين بأنّ له أن يطأها في أكثرالحيض بعد الانقطاع وإن لم تغتسل وفي أقلّه لا يقربها بعد الانقطاع إلّا مع الاغتسال وأمّا أصحابنا فجمعوا بينهما بأنّه قبل الغسل جائز على كراهيّة وبعده لا على كراهية"١٣

"فقہاء کرام کے درمیان ماہواری والی عورتوں سے دور رہنے کی مدت میں اختلاف ہے امام شافعیؒ فرماتے ہیں کہ جب تک غسل نہ کرے قریب جانا منع ہے انہوں نے بطور استدلال دو قراءات کو جمع کر کے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: إِذَا تَطَهَّرْنَ فَأْتُوهُنَّ، یعنی ان سے مباشرت کرنا تب تک جائز نہیں ہے جب تک وہ حیض سے پاک ہو کر غسل نہ کرے۔ امام ابو حنیفہؒ نے بھی دو قرآءات کو جمع فرماتے ہیں کہ اگر حیض اکثر مدت میں ختم ہو جائے تو غسل کئے بغیر مباشرت کر سکتا ہے اور اگر اقل مدت میں میں ماہواری ختم ہو جائے تو غسل کرنا ضروری ہے، ہمارے امامیہ کے ائمہ کرام نے بھی دونوں قراءتوں کو جمع کیا ہے حیض کے ختم ہونے کے بعد غسل سے پہلے مباشرت کراہیت کے ساتھ اور غسل کے بعد بغیر کراہیت کے جائز ہے"

پاؤں کے مسح کے حوالے سے ائمہ اہل بیت اور فقہاء اربعہ کا مذہب اس طرح نقل کرتے ہیں:

"وإجماع أئمّة أهل البيت عليهم السّلام على ذلك----وقال الفقهاء الأربعة بوجوب الغسل، محتجّين بقراءة النصب عطفا على وجوهكم"١٤

"(پاؤں پر مسح کے حوالے سے) اہل بیت کے ائمہ کا اس پر اجماع ہے۔۔۔۔فقہاء اربعہ نے فرمایا کہ غسل یعنی دھونا واجب ہے ان کی دلیل نصب والی قراءت ہے"

فاضل مقداد فقہ جعفریہ کے ائمہ فقہاء میں سے ہے اس لئے جس سنی فقہی مسلک کو شیعہ فقہی مسلک کے خلاف پاتا ہے وہ اس کی تردید کرتا ہے، مصنف نے اپنے شیعہ مسلک کی حمایت اور دیگر مسالک کی رد کے لیے دو طریقے اپنائے ہیں:

(ا) مفسر اپنی تفسیر میں اکثر عقلی دلائل پیش کرتے ہیں۔

(ب) مفسر اپنی تفسیر میں اکثر یہ لکھتا ہے کہ یہ اہل بیت کا طریقہ رہا ہے، چونکہ اہل بیت فقہ اہل تشیع میں ایک مستند دلیل ہے اس لئے جب بھی ایسا کوئی کلام کرتا ہے تو اسی دلیل کی طرف اشارہ ہوتا ہے جیسا کہ مشرک کے نجس العین ہونے پر بطور دلیل کے پیش کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:

"بعث أبا بكر ببراءة ثمّ أمره الله بردّها وأن لا يقرأها إلّا هو أو أحد من أهله فبعث عليّا عليه السّلام ويدلّ عليه قول عليّ عليه السّلام «لا يحجّنّ بعد هذا العام مشرك"١٥

"جب آپ ﷺ نے ابو بکر صدیق کو براءت کا اعلان دیکر بھیج دیا پھر اللہ تعالیٰ نے حکم دیا کہ ابو بکر کو واپس کردو اور اس اعلان کو یا نبی ﷺ خود دیا آپ کے اہل بیت سے کوئی آدمی پڑھ کے سنائے تب آپ ﷺ نے علی علیہ السّلام کو بھیجا اور اس پر عليّ علیہ السّلام کا یہ قول بھی دلالت کر رہی ہے (کہ مشرک نجس العین ہے): لا یحجّنّ بعد هذا العام مشرک "اس کے بعد کوئی مشرک حج کو نہ آئے"

غلام محمد حریری صاحب کنزالعرفان علامہ مقداد کے اس اصول پر نقد کرتے ہوئے رقمطراز ہے کہ:

"باقی رہا اہل بیت کا موقف تو یہ اکثر و بیشتر دروغ گوئی پر مبنی ہوتا ہے"١٦

اس کے بعد علامہ حریری صاحب کنزالعرفان اور تمام شیعہ مسلک پر تنقید کرتے ہوئے مزید لکھتے ہیں کہ:

"شیعہ لوگوں کو جب کوئی دلیل نہ مل رہی ہو تو وہ اہل بیت کا سہارا لینے پر مجبور ہو جاتے ہیں"١٧

مگر حقیقت ایسا نہیں ہے بلکہ اہل بیت ان حضرات کے یہاں ایک مستقل دلیل ہے اور عموماً جہاں اہل بیت کا نام لیا جاتا ہے وہاں صرف یہی ہی نہیں ہوتا کہ صرف یہی دلیل ہے کہ اہل بیت کی طرف منسوب قول ہے بلکہ اس پر ان اہل تشیع کے پاس مختلف روایات ان کی مستند کتب سے ہوتی ہے جیسا کہ تیمم کے بحث میں ایک مقام پر لکھتے ہیں کہ:

"{فَلَمْ تَجِدُوامَاءً فَتَيَمَّمُوا صَعِيداً طَيِّباً فَامْسَحُوا بِوُجُوهِكُمْ وَأَيْدِيكُمْ مِنْهُ} المراد باليدين ظهر الكفّ من الزّند إلى أطراف الأصابع. قال أبو حنيفة والشّافعيّ: ضربتان فيهما للوجه ضربة ولليدين اخرى، وكذا، قال الشّافعيّ: إنّ المراد بالوجه كلّه، وباليدين من رؤس الأصابع إلى المرفقين قياسا على الوضوء. ولما روي: أنّه عليه السّلام تيمّم ومسح يديه إلى مرفقيه وروايات أهل البيت عليهم السّلام تدفع ذلك"١٨

"اللہ تعالیٰ کا قول: "فَلَمْ تَجِدُوامَاءًفَتَيَمَّمُواصَعِيداًطَيِّباًفَامْسَحُوابِوُجُوهِكُمْ وَأَيْدِيكُمْ مِنْهُ" اوپر کا جوماتھا ہے اس پر مسح کیا جائیگا اور یدین سے بھی یہی مراد ہے کہ ہاتھ کے اوپر کا حصہ جو کہنیوں سے لیکر انگلیوں تک ہے۔ امام شافعی رحمہ اللہ علیہ اور امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ علیہ کے نزدیک تیمم میں دو دفعہ زمین پر ہاتھ مارنا ہے پہلی دفعہ منہ پر پھیرے دوسری دفعہ ہاتھوں پر امام شافعی رحمہ اللہ علیہ نے یہ بھی فرمایا کہ چہرے سے پورا چہرہ مراد ہے اور ہاتھوں سے مراد انگلیوں سے لیکر کہنوں تک سب شامل ہے یہ انہوں نے وضو پر قیاس کیا ہے کیونکہ نبی ﷺ تیمم کیا اور ہاتھوں پر کہنوں سمیت مسح کیا اور اہل بیت کی روایات اس کو رد کرتی ہیں"

اس عبارت میں علامہ مقداد رحمہ اللہ علیہ تیمم کی کیفیت بیان کر رہا ہے، اس کیفیت وضو میں ائمہ کا اختلاف ہیں، چنانچہ فقہ جعفریہ اور امام احمد بن حنبل کا مذہب یہ ہے کہ ہاتھوں کو صرف پنجوں تک مسح کیا جائے، یعنی صرف ہتھلی اور انگلیاں، اس کے علاوہ باقی ہاتھ کہنیوں تک نہ دھویا جائے جیسا کہ وضو میں دھویا جاتا ہے یہاں انہوں نے اپنی دلیل میں اہل بیت کا نام لیا ہے یہ اہل بیت کا عمل نہیں بلکہ ان کا قول ہے اور صرف یہ قول ایسا نہیں ہے کہ فاضل مقداد نے کنزالعرفان میں اپنی طرف سے نقل فرمائی بلکہ اس کے پیچھلے بہت سارے دلائل ہیں وسائل الشیعہ میں اس حوالے سے دو روایت منقول ہے:

"سَأَلْتُهُ عَنِ التَّيَمُّمِ، فَضَرَبَ بِيَدَيْهِ عَلَى الْبِسَاطِ فَمَسَحَ بِهِمَا وَجْهَهُ، ثُمَّ مَسَحَ كَفَّيْهِ إِحْدَاهُمَا عَلَى ظَهْرِ الْأُخْرَى"١٩

"میں نے امام جعفر صادقؒ سے تیمم کے بارے میں سوال کیا تو آپؒ نے اپنے دونوں ہاتھوں کو زمین پر مارا اور ان کے ذریعے چہرے کا مسح کیا، پھر دونوں ہاتھوں میں سے ہر ایک کی پشت کا دوسرے کی ہتھیلی سے مسح کیا"

وسائل الشیعہ میں علامہ حُر عاملی نے ایک اور روایت بھی نقل فرمائی ہے جو اس سے ملتی جلتی ہے اس روایت کے الفاظ حسب ذیل ہیں:

"ثُمَّ مَسَحَ جَبِينَيهِ بِأَصَابِعِهِ وَ كَفَّيْهِ إِحْدَاهُمَا بِالْأُخْرَى"٢٠

"پھر (امامؒ نے) اپنی انگلیوں کے ذریعے پیشانی کی دونوں اطراف کا مسح کیا اور دونوں ہاتھوں میں سے ہر ایک کا دوسرے کی ہتھیلی سے مسح کیا"

اس کے علاوہ بھی اہل تشیع ہمارے اہل بیت کی کتابوں سے یہ روایت بھی نقل کر کے پیش کرتے ہیں کہ:

"عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَهُ بِالتَّيَمُّمِ لِلْوَجْهِ وَالكَفَّيْنِ"٢١

"عمار بن یاسر سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے اسے چہرے اور ہتھیلی پر تیمم کرنے کا حکم دیا"

اس سے معلوم ہوا کہ اہل بیت جہاں بولا جاتا ہے ایک طرف تو ان کے یہاں ایک مستقل دلیل ہے دوسری طرف اسی اہل بیت کے پیچھے اور بھی دلائل ہوتے ہیں اور اگر یہ کہا جائے جیسا کہ علامہ حریری کا قول ہے کہ:

"شیعہ لوگوں کو جب کوئی دلیل نہ مل رہی ہو تو وہ اہل بیت کا سہارا لینے پر مجبور ہو جاتے ہیں"٢٢

تو ان مسائل میں اکثر و بیشتر ہمارے ائمہ اربعہ میں سے بھی کوئی نہ کوئی ان کے ساتھ ہوتا ہے کبھی امام مالکؒ، کبھی امام شافعی اور کبھی امام ابو حنیفہؒ جیسا کہ مذکورہ مسئلہ میں امام احمدؒ ان کے ساتھ ہے تو امام احمدؒ کے ادلہ بھی ان کے اہل بیت کی تائید ہوگئی اس صورت میں کیا ہمارے ائمہ کے لئے بھی یہی الفاظ استعمال کئے جاسکتے ہیں جو ان اہل تشیع کے لئے استعمال کئے گئے۔

ان سب کے باوجود اگر کوئی اہل سنت ان کے اہل بیت اور اہل بیت کی طرب منسوب روایات کو دروغ گوئی کہے تو یہی روش ان کا ہمارے کتب فقہ اور حدیث کے بارے میں بھی ہوگا حالانکہ یہ بات طے شدہ ہے کہ ان کی کتابیں ان کے حق میں دلیل کی حیثیت رکھتے ہے اور ہماری کتابیں ہمارے حق میں دلیل کی حیثیت رکھتے ہیں۔

کنز العرفان فی فقہ القرآن کی ایک اہم خصوصیت یہ ہے کہ یہ تفسیر اور مجمع البیان فی تفسیر القرآن بہت مشابہت پائی جاتی ہے مثلا زیبائی کلام، ترتیب مطالب، نظم وغیرہ میں بہت سی مشابہت رکھتی ہے جیسا کہ کنز العرفان کے مقدمہ میں ہے کہ:

"يشبه مجمع البيان في تفسيرالقرآن لأمين الدّين الفضل بن الحسن الطبرسيّ"٢٣

"یہ تفسیر امین الدین فضل بن حسن طبرسی کی تفسیر مجمع البیان کے مشابہ ہے"

نیز یہ کہ مفسر سب سے پہلے کوئی آیت ذکر کرتا ہے اس کے نیچے تشریح کرتا ہے اس آیت کا حوالہ اسی صفحے پر لکیر کے نیچے لکھ دیا گیا ہے اور پھر اس آیت سے احکام مستنبط کرتا ہے۔ ایک ایک آیت سے کئی احکام مستنبط کئے ہیں، مثلا سورت المائدہ کی آیت کریمہ کا تفسیر کرتے ہوئے اکتیس ۳۱ مسائل کا ستنباط کرتے ہیں، اختصار کے لئے ہم یہاں صرف ۱۵ کا تذکرہ کرتے ہیں:

"يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا قُمْتُمْ إِلَى الصَّلَاةِ فَاغْسِلُوا وُجُوهَكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ إِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوا بِرُؤُسِكُمْ وَأَرْجُلَكُمْ إِلَى الْكَعْبَيْنِ وَإِنْ كُنْتُمْ جُنُباً فَاطَّهَّرُوا وَإِنْ كُنْتُمْ مَرْضى أَوْ عَلى سَفَرٍ أَوْ جاءَ أَحَدٌ مِنْكُمْ مِنَ الْغائِطِ أَوْ لامَسْتُمُ النِّساءَ فَلَمْ تَجِدُوا ماءً فَتَيَمَّمُوا صَعِيداً طَيِّباً فَامْسَحُوا بِوُجُوهِكُمْ وَأَيْدِيكُمْ مِنْهُ ما يُرِيدُ اللَّهُ لِيَجْعَلَ عَلَيْكُمْ مِنْ حَرَجٍ وَلكِنْ يُرِيدُ لِيُطَهِّرَكُمْ وَلِيُتِمَّ نِعْمَتَهُ عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ"٢٤

"اے ایمان والو! جب تم نماز کے لیے اٹھو تو اپنے چہرے، اور کہنیوں تک اپنے ہاتھ دھولو، اور اپنے سروں کا مسح کرو، اور اپنے پاؤں (بھی) ٹخنوں تک (دھولیا کرو) اور اگر تم جنابت کی حالت میں ہو تو سارے جسم کو (غسل کے ذریعے) خوب اچھی طرح پاک کرو۔ اور اگر تم بیمار ہو یا سفر پر ہو یا تم میں سے کوئی قضائے حاجت کر کے آیا ہو یا تم نے عورتوں سے جسمانی ملاپ کیا ہو اور تمہیں پانی نہ ملے تو پاک مٹی سے تیمم کرو اور اپنے چہروں اور ہاتھوں کا اس (مٹی) سے مسح کرلو۔ اللہ تم پر کوئی تنگی مسلط کرنا نہیں چاہتا، لیکن یہ چاہتا ہے کہ تم کو پاک صاف کرے، اور یہ کہ تم پر اپنی نعمت تمام کردے، تاکہ تم شکر گزار بنو"

اس آیت کی تفسیر بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:

وفي الآية أحكام كثيرة.

١: تحريم السّكر لكونه منافيا للواجب

٢: نقضه الوضوء.

٣: إبطاله الصّلوة.

٤: وجوب قضاء صلاة وقعت حالة السّكر.

٥: كون عدم التعقّل مبطلا للطهارة فيدخل فيه النّوم والإغماء والجنون

٦: كون ذلك مبطلا للصّلوة.

٧: كون الجنابة ناقضة للوضوء.

٨: كونها مبطلة للصّلوة.

٩: كونها موجبة للغسل.

١٠: كون التيمّم لا يرفع حدث الجنابة، بل يبيح معها الصّلوة.

١١: احترام المساجد.

١٢: منع السّكران وشبهه من دخولها.

١٣: منع الجنب من الاستقرار فيها.

١٤: تسويغ الجواز فيها.

١٥: كون الغسل رافعا لحكم الجنابة. ٢٥

اس آیت کریمہ میں بہت سارے احکام ہیں:

ا: نشے کی حرمت کیونکہ یہ واجب کے منافی ہے۔

۲: وضو کا ٹوٹ جانا۔

۳: نماز کا باطل ہونا۔

۴: جو نمازیں نشہ کی حالت میں قضا ہوئے ہیں ان کی قضاء کرنا۔

۵: ہر وہ چیز جو عقل کو ظاہری طور پر ختم کر دیتا ہے اس سے وضو بھی ٹوٹ جاتا ہے جیسا کہ سونا، بے ہوشی اور پاگل پن وغیرہ۔

۶: یہی چیزیں نماز کو بھی تھوڑ دیتی ہے۔

۷: جنابت وضو کو تھوڑنے والی ہے۔

۸: جنابت نماز کو توڑنے والی ہے۔

۹: جنابت غسل کو واجب کرنے والی ہے۔

۱۰: تیمم حدث کے لئے رافع نہیں ہے بلکہ صرف نماز کو مباح کرتا ہے۔

۱۱: مساجد کا احترام کرنا چاہیئے۔

۱۲: نشے والے بندے کو مسجد میں جانے سے منع کرنا چاہیئے۔

۱۳: جنب کو مسجد میں ٹھیرنے سے منع کرنا ہے۔

۱۴: مسجد سے گزرنے کی جواز معلوم ہوتا ہے۔

۱۵: غسل جنابت کے حکم کو ختم کر دیتا ہے۔

خلاصہ بحث یہ ہے کہ اس میں مسلک شیعہ اثناء عشریہ کے معتمد اور معتبر عالم اور فقہ جعفریہ کے امام علامہ فاضل مقداد بن عبد اللہ سیوری اور اس کی تفسیر کنزالعرفان کا جائزہ لیا گیا ہے ابتداء میں ایک مختصر سا تمہید ہے اس کے بعد فاضل مقداد سیوری کی سوانح حیات کو مختصر انداز میں یوں جمع کیا گیا ہے کہ علامہ کا نام ونسب، سن پیدائش اور جائے پیدائش تعلیم کے مراحل، اور آپ کے اساتذہ کرام اور شاگردوں کا تذکرہ کیا گیا ہے اس ساتھ ساتھ فاضل مقداد سیوری کی تالیفات پر مختصر سا تبصرہ کرنے کے بعد آپ کی جائے وفات اور تاریخ وفات کی تعین بھی کر دی گئی ہے۔

اس کے بعد فاضل مقداد سیوری کی تالیف کردہ تفسیر کنزالعرفان فی فقہ القرآن کے اسلوب اور خصوصیات کا جائزہ لیا گیا ہے، خصوصیات کو نمبر وار بیان کئے گئے ہیں پہلی خصوصیت یہ کہ تفسیر کنزالعرفان اہل تشیع کی معتمد ترین فقہی تفاسیر میں شمار ہوتی ہے، دوسری یہ کہ ہمارے تحقیق میں جو نسخۂ تفسیر ہے وہ دو جلدوں پر مشتمل مکتبہ المرتضویہ تہران سے ۱۳۸۴ محترم الاستاذ مرتضی مدرسی کے تحقیق کے ساتھ اعلی دیدہ زیب طباعت سے چھپا ہوا ہے، تیسری یہ کہ یہ تفسیر فقہی ابواب کے اسلوب پر لکھی گئی ہے، چوتھی یہ کہ احکام کی استنباط پر جو تفاسیر لکھی گئی ہیں اس تفسیر کا انداز ان سے مختلف ہے، پانچویں یہ کہ اس کتاب کے ابتداء میں دو مقدمے ہیں چھٹی یہ کہ اس تفسیر میں کل سترہ (۱۷) موضوعات کو زیر بحث لائے گئے ہیں، ساتھویں یہ کہ ہر عنوان کے تحت اس سے متعلقہ آیات کو جمع کر دئے گئے ہیں پھر اس سے احکام مستنبط کئے گئے ہیں، آٹھواں یہ کہ کنزالعرفان میں جہاں فقہی حکم اختلاف قرآءت پر مشتمل ہوتا ہے وہاں فاضل مقداد ان تمام قراء توں کا بھی تذکرہ کرتے ہیں، نواں یہ کہ مفسر لغات کی تشریح کے لیے مشہور اہل لغت سے استفادہ کرتے ہیں، دسویں خصوصیت یہ کہ مفسر کا مسلک شیعہ ہونے کی وجہ سے وہ احکام کی وضاحت شیعہ مسلک کی تعلیمات کی روشنی میں کرتے ہیں مگر اس کے ساتھ ساتھ اہل سنت کے مشہور چار فقہی مذاہب کا بھی تذکرہ کرتے ہیں گیارھویں خصوصیت یہ کہ اہل بیت کی اصطلاح استعمال کرکے اس کو با قاعدہ دلیل مانتے ہیں اور اس سے احکام کا استنباط کرتے ہے اور تفسیر کنزالعرفان طبرسی کی تفسیر مجمع البیان کے اسلوب کا ایک تفسیری نمونہ ہے۔

REFRENCES

1Sura Al Hujar, 15:9

2 Sura Al Maeda ,5:44

3 Sura Al Tuba , 9:221

4 Tehrani: Alama Aqa Buzarg , Berot: Darul Al Azwa 2005 , Vol: 1 Page : 513

5 Suyuri: Fazal Miqdad Bin Abdullah , Muqadimah Kanz Ul Irfan Fi Fiqh Ul Quran, Tehran : Maktabah Al Murtazawiyah , 1384 , Vol: 1 Page: 4

6https://ur.Wikishia.net

7 Tehrani: Alama Aqa Buzarg , Vol: 1 , Page: 515

8 Khatib : Mujam Ul Mulifin Mufasiron , Tehran : Intisharat Murtazawi, Page : 95

9 Suyuri : Fazal Miqdad Bin Abdullah , Muqadima Allawamee Al Elahiya , Tehran : Az Qazi Taba Taba e , Kitab Bostan , 1380, Page ; 88

10 Suyuri : Fazal Miqdad Bin Abdullah , Kanzn Ul Irfan Fi Fiqh Ul Quran , Vol : 1, Page: 12

11AezanPage: 79

12Aezan,Page:43

13Aezan, Page : 14

14Aezan,Page:46

15 Hariri : Ghulam Muhammad , Prof, Tarikh Tafsir Wa Mufasirin, Faisal Aabad : Malak And Sons , 2000, Page : 619

16Aezan,Page:620

17 Suyuri : Fazal Miqdad Bin Abdullah, Kanz ul Irfan Fi Fiqh Al Quran,Vol :1,Page: 14

18 Hur Aamili : Muhammad Bin Hasan, Wasail Shiya Ela Tahsil Masail Al Shar E Ya , Qom: Maktaba Zawi Al Qurba , 1999, Abwab Tayamum , Bab : 11, Hadith: 1

19 Aezan, Hadith:8

20 Tarmezi : Abu Essa Muhammad Bin Essa , Al Sunan, Berot: Dar Ul Gharb , 1998, Kitab Al Taharat , Bab Ma Ja a Fi Al Tayamum , Hadith : 144, Vol: 1, Page: 210

21 Hariri : Ghulam Muhammad Prof., Tarikh Tafsir Wa Mufasirin , Page : 620

22 Suyuri : Fazil Miqdad Bin Abdullah , Kanz Ul Irfan Fi Fiqh Al Quran , Vol: 1, Page:15

23SuraAlMaeda,5:6

24 Suyuri ; Fazal Miqdad Bin Abdullah , Kanz Ul Irfan Fi Fiqh Al Quran , Vol: 1,Page: 30

25 Suyuri : Fazal Miqdad Bin Abdullah , Kanzn Ul Irfan Fi Fiqh Ul Quran , Vol : 1, Page:30,31